پروفیسر خالد شبیر احمد
(سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان)

داستانِ احرار

اک جنوں کی داستاں ہے داستاں احرار کی
عزم و ہمت ، سرفروشی ، ولولہ ایثار کی

جا بجا لکھی ہوئی ' اوراق پر تاریخ کے
خونچکاں سی اک کہانی لشکرِ جرار کی

کارواں ہے غیرتوں کا یہ تہوّر کا نشاں
ان کی باتوں میں مہک اصحابؓ کے افکار کی

ان کی ضرب وحرب سے لرزاں یہاں کوہ و دمن
گونج ہے نعروں میں ان کے حیدرؓ کرّار کی

یہ بہاؤ کے خلاف ہی تیرتے ہیں مثلِ شیر
ان کو خواہش ہی نہیں ہے کشتی و پتوار کی

حملہ آور ہی رہے یہ قصرِ باطل پر سدا
ہیں انوکھی داستاں ' للکار کی یلغار کی

قسمیں کھاتا ہے زمانہ ہاں صمیمِ قلب سے
رزم گاہِ شوق میں احرار کے کردار کی

یہ صدا چلتے رہے صدق و صفا کی راہ پر
قید و بند کے سلسلے ہوں یا سزا ہو دار کی

ان کی تقریروں سے پھیلی ظلمتوں میں روشنی
اک انوکھی سی ادا یہ قوّتِ اظہار کی

رَعد ہے برق تپاں باطل کو ان کا حرف حرف
دھوم ہے ہر سو ہی ان کے لہجۂ گفتار کی

ان کے آنگن میں نہ اُتری زر کی کوئی کہکشاں
فقر و مستی ان کا شیوہ آن ہیں یہ پیار کی

یہ ہیں اپنوں کے لیے مہر و وفا کی انتہا
دیں کے دشمن کے لیے اک کاٹ ہیں تلوار کی

ان کا ہر اک کارکن سرشار عشقِ دین سے
یہ سپاہِ سربکف ہے احمدؐ مختار کی

قادیاں کی سرزمیں پہ ان کی جرأت کے نشاں
ہمتوں کا حُسن ہیں یہ آبرو للکار کی

سطوتِ افرنگ ان کے پاؤں کی ٹھوکر پہ ہے
سرنگوں ہیں دَر پہ ان کے شوکتیں کفار کی

یہ دلیلِ آگہی ہیں یہ شکوہِ عزم و شوق
یہ ہیں زینت ہر طرح سے دین کے اطوار کی

خالد ان کے دم قدم سے ہے جنوں کو حوصلہ
یہ جماعت ہے روایت عشق کے اظہار کی